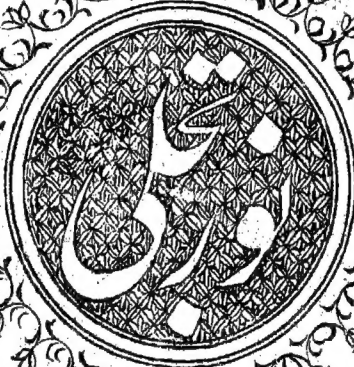




الکونُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

ششادگان محمد علی علی‌نعم کو فرده که ۲۹۲ هجری قمری ششادگان ششادگان

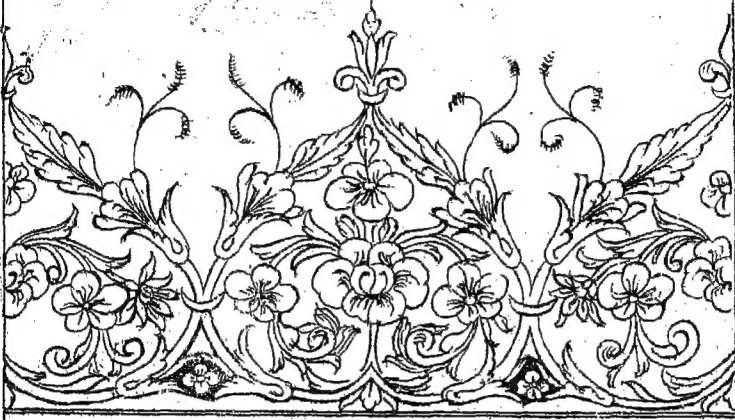


تصنیف عرمد انظیر جانی بنی میر محمد صبا امیر کهنوی سینائی

مطبع تاج المطابع الریاره پورین

CHECKED

235-02



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری عز اسمہ

مگر منہ ہے چوٹا بڑی باتیں
کہ بندہ ہے مصنوع صانع خدا
پھر اور اک کا قصد بھی ہے قصو
قلم تک سر نوح ہے سر سبک
خطا ہے خطا ہے خطا ہی خطا
سایا ہے قطرے میں جیا کہین
سمٹ کر چمن آئے غنچے میں کیا
نہ متناہ تک اوڑ کے پہونچی چکلو

ستائیش کے قابل تو وہ ذات
کرے حمد خالق کی مخلوق کیا
گمان سے بری وہم سی ہی وہ
بشر کیا ملک کی بھی ہے عقل نگ
بشر اور قصد رشتا سے خدا
در آیا ہے دُش سے میں صحر کہین
عبث ہے جو اسکا کرے حوصلہ
تکمان کا قمر پہ چلے خاک زور

جب اس راستے میں گذار نہیں مناسب ہے اقرار ہو عجز کا میں عاجز ہوں عاجز بھی تو پکار مناسب نہیں دست و پا مارنا	سوا عجز کے کوئی چار نہیں شما سے ترا عجز ہی ہے ثنا اسی دام میں ہو کا خفا شکار یہاں جیتِ حمت کا ہے مارنا
---	---

نعت جناب رسالت مآب صلعم

ارادہ ہے اب نعتِ احمد لکھوں وہ احمد کہ سر و فقرِ اندیا وہ احمد کہ ہے باعثِ خلقِ کل وہ احمد کہ لولاکِ او سکی شہین وہ احمد کہ یہ چرخِ فیروزِ فام وہ احمد کہ شمس و قمر و زو شُب وہ دریایِ قدرت میں درِ یتیم کنیزی پہ او سکی ہے حور وں کونا زمانی کا عیسیٰ خدا کا جیب وہ مختار و رگاہِ ربِ بہان درو و او سپر اور آل و اصحاب	پس حمد مدح محمد لکھوں وہ احمد کہ ہے سرورِ نبیا وہ احمد کہ عالمِ جہن ہے وہ کل وہ احمد کہ عالم ہے غالبہ جان ہی اک سبزہ رنگِ او سکی گہر کا غلام او سکی ہوا میں پین گرمِ طلب وہ گلزارِ وحدت میں خوشبو شمیم غلامی سی غلامان کو ہی مہتیا وہ عالم ہی بیمار وہ ہی طبیب وہ ہی حامی و شافعِ عاصیان سلام او سپر اور او سکی جات
---	---

سببِ ایفِ کتاب

<p> سُنو وجہ تالیف اس نظم کی کہ اک روز صحبت عزیز و نکی تھی کہا مجھ سے سب نے کہ امی نیکو نوشتا توں پڑیہ منت عظیم زبان او سکی اگلی ہی بندش ہیست محمد سلیم الزمان اک عزیز قزوں اونکا اصرار سب سی ہوا کیا میں نے اقرار لیکر ضعیف بہر کیف اک نور نامہ لیا یہی دیکھ کر او سکو آیا خیال کہاں چہ دشمنوں میں بسط کلام سیر اور تواریخ پر کی نظر کیا ناگزیرا دن سے کچھ انتخاب احادیث سی اور بھی معجزے ہوی مثنوی نور کی جب تمام وہ سمجھی گا ہے طبع جسکی سلیم </p>	<p> موجہ ہی تصنیف اس نظم کی بہم بزم صاحب تمیز و ن کی تھی کری نور نامی کو موزون جو تو کہ ہی نور نامہ جو موزون قدیم کہی گا جو تو شعر ہون گے وہ حسرت کہ میں سب سے بڑا ہر وہ صاحب تمیز مجھی اونکی خاطر ہے سب سی سوا کہ ہوں کامشون سی نہایت نحیف نظر او سکی شعرون پر کی جا بجا کہ مثنویں احادیث سے ہو حال کہ مثنوی او س سے موزون تمام تو دیکھا کہ میں مختلف ہر دگر پہرا او سکو کیا نظم مجھ پر ثواب بہت معتبر حُج کے موزون کی تو نور تجلی ہوا اس کا نام نظر کو ہی درکار چشم کلیم </p>
--	--

بیان پیدائش نور برکت طہور

<p>سُن اسی عاشقِ روی پاکِ رسول کہ نورِ جنابِ رسالت مآب سببِ فرینش کا عالم کی ہے سما و سبک مہر و مہ روز و شب نہو قی نہوتا جو حضرت کا نور ہو احب یہ منظورِ خلاق کو اوٹھی حسنِ مطلق کی رخ سی نقاب کیا خلق نورِ رسولِ انام پھر اوس نور سی سب کو پیدا کیا</p>	<p>ہو خواہ کیسے پاکِ رسول ظہورِ جنابِ رسالت مآب یہی وجہ پیدائشِ آدم کی ہے جو کچھ فرشتہ سی عرش تک ہی وہ اسی نور سی سب نے پایا ظہور کہ پیدا کر سی سارے آفاق کو کہا تک یہ پردہ کمان تک حجاب علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام عجب کنزِ مخفی ہو یہ اکیا</p>
--	--

روایت

<p>روایت کتابوں میں ہی یہ صریح کہ اک روز حضرت تھی اور جبریل اور ہر کی تہین باتیں اور ہر کا تھا کو ہوئی درفشانِ یون رسولِ بین تھا رہی ہی کیا عمر کتنا ہی سن دیا جبریل امین نے جواب خداوند عالم ہی دانا می حال</p>	<p>بہت معتبر صدقِ آئینِ صحیح جنابِ رسالت تھی اور جبریل نہ تشویش کوئی تھی کوئی فکر کہ بتلا و اسی جبریل امین ہوئی تکو پیدایا ہوئی کتنے دن کہ حضرت مری عمر ہے جیسا ب کروں عرضِ تعداد میں کیا مجال</p>
--	--

<p> مگر اسقدر ہی مجھی بھی خبر نہ ارض و سما تھی نہ یہ مہر و ماہ مگر اک ستارہ چمکتا ہوا گذرتی تھی لاکھوں برس او پہ نظر سیکڑوں بار آیا مجھے مشاہدہ حضرتؐ فی مضمون تمام ستارہ نہ تھا تھا وہ میرا ہی نور اوسے نور مقبول سے متصل کرسی شب مری روز روشن وہ نور کہ خلقت مری سب سی ہی پیشتر نہ یہ روز و شب فی سپید سیا نہایت ہی روشن چمکتا ہوا بلکہ گویا تہا اک بار تب اوسے مین فی اور اوس فی پایا ہوا تب یہ ارشاد خیر الانام کہ دنیا مین اوسکا ہوا اب ظہور الہی ہو روشن مری چشم دل اوسے سی ہوتا رہی کی قبر دور </p>	<p> مگر اسقدر ہی مجھی بھی خبر نہ ارض و سما تھی نہ یہ مہر و ماہ مگر اک ستارہ چمکتا ہوا گذرتی تھی لاکھوں برس او پہ نظر سیکڑوں بار آیا مجھے مشاہدہ حضرتؐ فی مضمون تمام ستارہ نہ تھا تھا وہ میرا ہی نور اوسے نور مقبول سے متصل کرسی شب مری روز روشن وہ نور </p>
---	---

روایت

<p> کتابوں مین بھی ہی یہ مضمون کہا تو برسوں وہ نور سرایا سرور ہوا سی تقرب مین تھا صرف طوف نہ تھا ناز و درپردہ تھا وہ نیاز رہا سر بسجود وہ نور ایک سال زہی قدرت قادر و اجمال رہا محو تسبیح رب غفور </p>	<p> سنا ہی یہ مذکور بھی جا بجا کہ پیدا ہوا جب پیبر کا نور فضائی تقرب مین تھا صرف طوف بساط تقرب پر سرگرم ناز نظر مین تھی شان جلال و جمال وہ سال ایک دن جسکا دنیا کا سال اسطرح نور کرمت ظہور </p>
--	---

پھر اوس نور سی ایک جو سر بنا
 کمال او سپہ چشم عنایت ہوئی
 کیا اوسکو دس حصوں پر منقسم
 بنا ایک حصی سے عرش علا
 بنا یا گیا تیسرے سے قلم
 اسی طرح سی حصہ چارمین
 یومین پنجمین کا بھی ہی ماجرا
 چٹا سا توان اٹھوان اور نو
 ہوئی صرف پیدائش مہر و ماہ
 اونہین سی بنی یہ بہشت و فلک
 تہم حصہ بھی صرف جب ہو چکا
 دہم حصہ اوسین سے باقی رہا
 بنی میری محبوب کی اس سی روح
 و مان دیر کیا حکم کی دیر تھے
 ہوئی آفرینش جو اس روح کے
 سر عرش اعظم وہ ہو کر مقبیم
 برس اسکو گذری جو ستر ہزار

عجب جو ہر فیض منطرب بنا
 خداوند عالم کی رحمت ہوئی
 وہ جو ہر ہوا سر بہ منقسم
 تو حصہ ملا لوح کو دوسرا
 کہ تھا لوح کی طرح وہ بھی عدم
 کہ اوس سی بنی آسمان زمین
 کہ وہ باعث آفرینش ہوا
 یہ جتنی مین حصی وہ سب بیکان
 اونہین سی بنی یہ سپید سیاہ
 اونہین سی بنائی گئی سب ملک
 جو منظور تھا حق کو سب ہو چکا
 ہوا اوسکی حق مین یہ حکم خدا
 سر پایہ سرور و سراپا فتوح
 ہوئی خلق فی الفور روح نبی
 جگہ عرش کی پاس اوسکو ملی
 ہوئی صرف تسبیح رب کریم
 تو کرسی کی اوسنی بڑائی بھار

دہان بھی رہی صرف توجیدِ رب	رہا شغلِ تسبیح و تحمیدِ رب
نہ تھا غیر تسبیح و تہلیلِ کام	ہزاروں دروداویہ لاکھوں سلام

روایت

روایت ہی ایک اس طرح بھی سنی کہ پیدا ہوا جب کہ نورِ رب نے کیسی خلقِ خالق نے بارہ حجاب کسی پردی کا نام قدرت ہوا حجابِ سعادت کسی کا تھا نام اسی طرح اور بھی سب حجاب ہر اک پردی میں نورِ پاکِ نبی رہا ہر جگہ شغلِ تسبیح و رب اوٹھی روی انور سی جیسے حجاب تو بحرِ شفاعت میں اوڑا وہ نور برس اسپہ گزری جو پوری ہزار نصیحت کے دریا میں وارد ہوا ہوئی منتقضی جب برس دو ہزار ہوا غوطہ زن قلزمِ شکر میں	حکایت ہی ایک اس طرح بھی سنی عجب نورِ عرفانِ ظہورِ رب نے کہ ہر پردہ تھا غیبتِ آفتاب کسی پردے کا نام عظمت ہوا حجابِ کرم کسی کا تھا نام ہدایتِ تمیون شفاعت کی باب ہزاروں برس تک رہا منزوی ہوئی ختم مدت میں پردی وہ سب ہوا جلوہ اوّل حسن کا بی نقاب برابر رہا و دروے غفور تو وہ آیہ رحمتِ کردگار دہان بھی رہے شغلِ تسبیح تھا تو ساحل سی کشتی ہوئی ہمتار بنایا وطن قلزمِ شکر میں +
--	--

دمان بھی رہا حمد خالق کا جوش
 دمان سی گیا سوسے عثمان صبر
 پہر آیا سوسے بھر جو دوسخا
 امانت کا دریا تھا دامن سی قریب
 قرین اوس سی دریا یقین کا ملا
 ہوئی وان سی جب کشتی عزم پا
 جب آیا قناعت کا دریا نظر
 دمان سی جو باہر نکلا قدم
 کہ بھر محبت تھا پیش نکاہ
 ہزاروں برس وان شننا ورما
 کیا اوسکا پھر سپر کر خاتمہ
 کنار می تھی اوس بھر کی اک بساط
 بساط ایسی تھی وہ عریض و طویل
 زمین آسمان کی جو چوڑا و طبع
 نظر آئیں اوس فرش پر سطح
 ہوا اوس جگہ نور کا جب گذر
 مقدم مقام اوسکی توجہ کا

بھی جوش تھا اور یہی تھا خروش
 پسند اوسکو آیا نہ حرمان صبر
 ہزاروں برس غرق اوس میں
 ہو اغوطہ زن اوسین نور عیب
 نکلا دمان سی دین جبالا
 کیا قلزمِ حلم میں پھر قرار
 ہوا تہ نشین اوسین مثل گہر
 لیا اک فرادوم سنبھالا قدم
 غرض اوسین اوترا وہ عرفان
 اوسے بھر میں مثل گوہر رہا
 کہاں نہا خدائی کا پر خاتمہ
 قدم اوسپر رکھا بصد احتیاط
 جہاں طول معرض فلک ہی قلیل
 بچائی کوئی دان ورق در ورق
 کوئی ذرہ صحرا میں ہو سطح
 مقامات چند آسے پیش نظر
 تماشائے دان حق کی تفرید کا

<p>وہاں معرفت ختم تھی لاکلام مقامات خوف ورجا تھے تمام ملاصبر کا اوس کی آگے پتا ہزاروں برس کی ہر اک سچی جمع مقام محبت پہ تھا اختتام ہوا جوش رحمت کا قسمت لڑی خطاب آیا کس پیار کس چاہ سے ترا ہو گا جلوہ سبک تاسماک عیان ہوں کہ مستور میں کون ہوں رسا فہم تجہ تک نہ وہم و قیاس کروں تیری توصیف میں کیا مجال خداوند میرا ہی خالق ہی تو پسند آئی ہر کسو تری گفتگو ہماری اطاعت میں مصروف رہ اطاعت گھر درج عرفان کا ہے بصد شوق محو عبادت ہوا کڑی تھی یہ منزل مگر کی تمام</p>	<p>نظر آیا عرفان کا پھر اک مقام پھر ایمان پر اسلام کی تھی مقام مقام اوسکی آگے ملا شکر کا ملی پھر مقام خضوع و خشوع اسی طرح کی سات سو تھی مقام ہوئی قطع جب یہ بھی منزل کڑی ہوئی ہیکل مہی بھی اللہ سے کہ اسی سے محبوب کے نور پاک بتا دی یہ اسی نور میں کون ہوں یہ سنکر کیا نور نے التماس کہ وں تیری تعریف میں کیا مجال جو جگہ کہوں اوس سے فائق ہی تو ہوا حکم سچا ہی اے نور تو ہماری عبادت میں مصروف رہ عبادت ثمر نخل ایمان کا ہے پیشنتی ہی وہ نور خاص خدا کیا درمیان یہ اللہ قیام</p>
---	--

<p> یوہین گذری ستر ہزار اسکول کیا جوشِ حجت فی یہ دیکھ کر کہ خاص اپنی عز و جلالت کا نور خدا کی طرف سے عنایت ہوا عنایت جو دیکھی یہ اوس نور کہ واجب تھا شکر عظامی بلند ہوا اور منظور انظارِ حق نمازِ سحر فرض اوس پر ہوئی اوٹھا پھر وہ نور سرِ ایا سرور مقام ایک تھا خدمتِ خاص کا وہاں آ کی مشغول طاعت ہوا وہاں بھی برس گذری ستر ہزار پسند آئی محبوب کی یہ صفات کیا سجدہ پھر شکر مین اسکی بھی پسند آیا خالق کو اوس کا نیاز ہوا اس طرح پانچ بارہ اتفاق اد کی خداوند کے بند گے </p>	<p> کہ قائم رہا وہ علی الاطلاق نحال عبادت یہ لایا ثمر مہرِ مظلم مین جسکی حصو یہ محبوب کو تازہ خلعت ہو کیا سجدہ اوس حق کی منظور یہ عنوانِ شکر اور آیا پسند کئے اور بھی اوس پر اسرارِ حق نہ اوس پر فقط بلکہ امت پہ بھی وہ نورِ سعادت کہ امتِ ظہور جسی کہتی مین مایہِ اخلاص کا بعد شوق صرف عبادت ہوا رہا شاغل طاعت کر دگار ہوا رحمت خلعتِ نور ذات چھوٹی روش کوئی آداب کی ہوئی طہرِ فرض اوس پر نماز کہ اوس نور نے باہر اشتیاق بعد عاجزی و سرِ غفلتِ رگی </p>
---	--

او دہر سی تھی خدمت او دہر عطا
 برابر ہو خلعت اک نور کا
 او دہر سی ہو اسجدہ با صد نیاز
 یہاں تک کہ پانچون نمازین تمام
 پھر آیا یہ فرمان رب غفور
 با خلاص پڑہ اب دو گانہ نماز
 بتوفیق خلاق اوس نور نے
 پڑہین رکعتیں دو بصدق و صفا
 ہزاروں برس میں پڑھی وہ نماز
 خطاب آیا اسی نور عزوجل
 جو انعام اب ہم سی تو کر طلب
 ہوا خوش بہت اسکو سنکر وہ نور
 مجھے تیری توفیق سے ہے یقین
 جو امت کہ ہوگی مری مقتدی
 بشر ہوگی وہ اونس ہوگا قصو
 سو میں چاہتا ہوں کہ اسی میر رب
 ثواب قعود و ثواب قیام

او دہر سی اطاعت او دہر عطا
 سراسر ہو خلعت اک نور کا
 او دہر سی ہوئی فرض کوئی نماز
 ہوئیں فرض او سپر علیہ اسلام
 کہ اسی میری محبوب اسی میر نور
 بجا لا صدقت سی مشرط نیاز
 خداوند عالم کے منظور نے
 جو ارکان تھی وہ کی سب ادا
 ہو رحمت خاص سی سر فراز
 پس آئی ہو کو یہ طاعت کمال
 کمی ہی یہاں کیا ابھی دین وہ سب
 کیا التماس اسی خدا ی غفور
 کر گیا مجھی خاتم المرسلین +
 نمازین یہ سب ہو گئی فرض او سپر بھی
 پڑ گیا قدم راہ سی دور دور
 عطا مجھ کو جو کچھ ہو اہی وہ سب
 ثواب تشہد ثواب سلام

<p>گنہگار امت کو میری لئے معاصی پر اونکی نظر کچھ نہ ہو نہو باز پرس اونکے روز حساب خطاب آیا ای نور خاص خدا وحام کو تیری پسند آگئے بہت خوش ہوئی تیری خواہش ہم بڑی شکر کی ہی حقیقت میں جا کیا دفع ہم سے ہمارا ضرر ہمیں بھی ہی لازم کہ لیل و نہا</p>	<p>سیہ کار امت کو میری لئے خطاؤں سے اونکا ضرر کچھ نہ ہو کشادہ رہی اونپر رحمت کا باب جو کچھ تو فی مانگا وہ پہننے دیا تری بندگی کی ادا بہا گئے بھی چاہیے اسی شفیع امم کہ ایسا پیر خدا نے دیا شفاعت گناہوں سے کی پیشتر درواوسیہ پچھین ہزاران ہزار</p>
--	--

بیان مجرّمہ درستی استخوان گتہ

<p>صحیح بخاری میں مذکور ہے برابرین عازب ہی راوی کا نام کہ حبوت عبد اللہ ابن عتیک گڑھی فتح کر کے پھری شاد شا اوترنی میں زینی سے پہلے قدم ہوئی ساق پاٹوٹ کر چور چور دہین پیچ دستار کی کہو لکر</p>	<p>روایت صحیح اور مشہور ہے سند راویوں میں ہی اونکا کلام جو حضرت کی انصاریں تھی شریک ہوا قتل ابورافع بد نھاد گری چوٹ آئی ہوا سخت الم مگروان سے بڑھنا تھا آگے ضرور پیدھی کئی گسکی اوس چوٹ پر</p>
---	--

<p>کہ ہر ایسوں سی ہو چکر ہر ہم اوٹھا اس طرح جیسی اوٹھتا ہی در مگر چل کی طلی کی وہ منزل کروا چلا اس طرح جیسی چلتا ہی شیر کہ حضرت کو ہوگا مرا انتظار ہوا حاضر آیا بنے کے حضور کہا سنکے حضرت نے آمیری پا تکلف نکر باتوں پہیلا کے بیٹہ دہرا اپنے اوسپہ دست کرم چھو امانت سی پامی عجز کو مٹا در دسار اشفا ہو گئے ہوئی ہڈی ٹوٹی ہوئی لٹھیک کوئی میں نے تکلیف اوٹھائی تھی ہوئی رنج میں جس سی حجت حصول رہی راہ ایمان میں ثابت قدم مراۓ ہو اور دامن پاک</p>	<p>بہ شکل اوٹھایا دمان سے قدم گر اسوجک راہ میں پاسے مرد اذیت تھی ہر چند اوسکو بڑی جماعت میں اپنی جو پہونچا دلیر خیال اوسکو آتا تھا یہ بار بار ہوئی طلی بہت جلد وہ راہ دو جو گذر تھا سب کچھ کیا التماس کوئی لحظہ میری قریب آکی بیٹہ بجھوری اوس نے بڑایا قدم کیا مس جو اوس جاسی مجروح کو معا وہ اذیت ہوا ہو گئے یہ کہتی تھی عبدالسدر عجت یک کہ گویا کہی چوٹ کھائی نہ تھی نہ ہی دست معجز پرست رسول خوشامر ہو جس پر وہ دست کرم الہی جب آئی وہ دن ہولناک</p>
--	---

معجزہ برکت دست مبارک

روایت یہ فرماتی ہیں بیہوش صحابہ میں تھی آپ کے خطلہ ز بس شفقت اوپر تھے مد نظر اوس وقت کی اونکی حق میں دعا ہوا اوس توجہ کا ایسا اثر بیان تک کہ ہوتا تھا جسکو ورم اوس وقت ہوتی تھی صحت اوس کبھی تجربہ یہ بھی حاصل ہوا زہری فیض دست رسول انام	نہ مانی جو اسکو ہی بیشک شقی بڑی صاحب غم و ذی حوصلہ چھو امانت سی ایک دن اونکا سر دعا کیا وہ تھی ناوک بے خطا کہ وہ ہو گئے خود سراپا اثر تو کرتا تھا مس وہ سر محترم زہری تھی کوئی اذیت اوسے ورم تھن سی بکری کی زائل ہوا علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام
---	--

معجزہ برکت دست شریف آنحضرت

روایت نہایت یہ ہے معتبر جو چہرہ تھا اونکا لہو سے بھرا ہوئی جب وہ اچھے بڑھی اونکی قدر یہ دست مبارک کا دکھایا اثر	کہ زخمی ہوئی عامر بن عمر اوسی پوچھتے جاتے تھے مصطفیٰ جب میں اونکی روشن ہوئی مثل کہ وہ نور باقی رہا عسمر بھر
--	--

بیان معجزہ بینائی چشم نابینا

کیا معجزہ بیہوشی نے رقم یہ راوی ہیں عثمان بن حنیف	جسے ثبت کرتا ہے میرا قلم کہ لا حول اونکی ہی شیطان کو سیف
--	---

<p> نہ باقی رہا کچھ بچے نورنگا کہ حضرت کہین میری حق میں دعا کیا آپ نے پڑھ لی کچھ اونچہ دم نہ پہلی کا باقی رہا کچھ اثر یہ کہتا ہی وہ راوی خوشحال کہ اسی برس کا تہاجب اونکا سن نگہ تیز تھی صبح ہو خواہ شام </p>	<p> گیا ہو کے مجبور نزدیک شاہ مجھی اس مرض سی ہو حاصل شفا معا کمل گئین دونوں آنکھیں ہم ہوئی زندگی کس خوشی سی بسر کہ آنکھوں سی دیکھا ہی میں چال بصارت کی قوت سی تھی رادون پروتی تھی سوزن میں دور ادا </p>
---	---

معجزہ درستی چشم مجروح

<p> روایت تھی پہلی سے صحیح ققہ وہ جو بیٹھے تھے نعمان کے فراہم جو تھے کور باطن شہید در آیا وہ تیر آنکھ میں اسقدر جناب رسول خدا نے کہا جو قطع نظر آنکھ سے تم کرو وہ بولے کہ اسی شاہ دنیا دین گرد ہے یک چشم ہونے سنگ درست آنکھ ہی میری کر دیجیے </p>	<p> کتابوں میں لکھی ہوئی ہی صریح اٹھ کی لڑائی میں جسد لڑے کسی کی کمان سی چلا کوئی تیر نکل کر پڑی آنکھ رخسار پر کہو تم تو حاصل ابھی ہو شفا عوض صبر کے حق سی فردوس ہو عزیز آنکھ سی ہی بہشت برین کہ اس نام سی جھکو آتا ہے نگ دعا بھر فردوس بھی کیجیے </p>
---	--

<p>دعا کی شفا کی ہوئی مستجاب کہ فوراً ہوئی اور مکمل صحت حصول و چندان ہوا اور زمین پہلی سی نور کہ جنت بھی ہوا و سکویا رب عطا نہ ہی ہمت عام محبوب حق کیا داخل جلد بدمات</p>	<p>نہ ہی خلق و فیض رسالت آب ہو ایہ شفا بخش دستِ رسول یہ تھا فیض حضرت کا اور فی تلو پھر اور نکلی لپی آپ نے کی دعا نہ ہی شان انعام محبوب حق کہ دنیا کی بھی عیب سی می نجات</p>
--	--

بیان معجزہ شفا سی درو

<p>سپر امامت کی بد مزہ کہ جینی سے مرزا تھا مجھ کو پسند خدا سی یہ کرتا ہوا التماس تو آج آئی ہو آئی والی جو کل تو دی صبر بھی امی خدا جہان کہ سی رحم الراحمین تیری ذات کہا پھر کہو کیا یہ تم نے کہا یہ شکر دعا ایسی حضرت کے کہی پرنہ وہ درو مجھ کو ہوا کہان درو رہتا ہے پیش طبیب</p>	<p>بیان کرتے ہیں یہ خیاب امیر میں اک بار ایسا ہوا اور مند ہوا حاضر اس وقت حضرت کے پاس کہ یارب جو آئی ہو میری اجل جو یہ درو اوٹھا ہو پی امتحان اذیت سی دی جلد مجھ کو نجات سنا حب یہ حضرت فی کہنا مرا کہا تھا جو میں نے کہا پھر پوچھ کہ فوراً ہوئی مجھ کو حاصل شفا دعا دین جیسی آپ چمکین نصیب</p>
--	--

طباہت نہیں ہی یہ اعجاز ہے	تکلم میں عیسیٰ کا انداز ہے
معجزہ شفا ی گنگ	
<p>منا ام جذب سی او سنی تمام کہ تھی عورتوں میں نہایت وہ یہ دیکھا جو پہونچی وہ حضرت پاس مگر گنگ تھا تھی زبان او سکی لال کہ اک طرف سی شہ فی آب قلیل دمان لب او سکی ہوی اوس تر غسالہ دیا او سکی مان کو کہ لے لگا دی وہ آنکھوں میں جو کچھ بھی وہ لڑکا جو خلقت میں تھا صم و کم فصاحت کا دم دم میں بھر لگا وہ ضرب المثل ہو گیا شہر شہر کہ آب درمن تھا وہ آب حیات</p>	<p>یہ ابن ابی شیبہ کا ہے کلام قبیلی میں خشم کی عورت تھی ایک وہ آئی جناب رسالت کی پاس کہ ساتھ او سکی لڑکا تھا اک خر سال ہوی او سکی صحت کی حضرت کفیل بیامنے میں کی کلی اوس طفل پر پہرا اوس آب میں دہوی ماتہ آپنے پلا دی ابھی اسکو جتنا پیچھے کیا اوس فی دیسا ہی جیسا تھا حکم طلاق سے تقریر کرنے لگا ہو عقل و دانش میں مشہور ہر تکلف نہیں گنگ فی کی جو بات</p>
معجزہ شفا ی مجنون	
<p>حکایت ہی یہ ابن عباس سی بہت غم رسیدہ نہایت ملول</p>	<p>روایت ہی یہ ابن عباس سے کہ اک عورت آئی حضور پر مول</p>

<p>لیے اپنی بیٹے کو ہمراہ تھی کہ فرزند تھا مبتلا ہی جنون دہرا اپنے او سے کہیں بہتا عجب بیٹ سے نکلی کا لے بلا یہ کہتا ہے راوی کہ بی اشتباہ نکلتی ہی او سکی وہ چپا ہوا جو ہاتہ ایسا ضیغ نگاہی او سے</p>	<p>مگر ہر قدم تلالہ تھا آہ تھے سوار او سکے سر پر بلا جنون تو تھے آگئی ناتہ دہرنے کے سنا نہ تھی تھے خدا نے نکالی بلا بلا تھی وہ گشتی کا پلا سیاہ بلا ٹل گئی مردہ زندہ ہوا بلا بکے سک کیا ستا ہی او سے</p>
---	--

معجزہ زندہ شدن مردہ

<p>بیان کرتی مین یون جناب انش کہ انصار حضرت مین تھا اک جوان مین او سکی سرمانی جو موجود تھا تنہی آنکھوں سی معذہ وجہ او سکی وہ روز روکی فریاد کرنے لگی کہا ماتہ اوٹھا کہ اسی میر رب نہنیں تجھ پہ مچھنی کہ یہ موسفید کہ فرزند مر جا سی میرا جو ان یہ امید تھی وقت ہجرت بھر</p>	<p>سند مین نکر اسکی کچھ پیش کو پس ہوئی جان جب تن سی او سکی روان تن مردہ پر مین نے ڈالی ردا گملا او سپہ جسد مین را نہ نہان ہوا جان پر صدمہ مرنے لگی عیان تجھ پہ مین راز عالم کے سب بڑا پی مین رکھتی نہ تھی یہ امید مٹی نام میرا مین ہون بی نشان کہ پیش آئیگی جو مصیبت بھر</p>
---	--



<p>خود را غبارِ بیهوشی و غفلت نصیب میں کتنا تنہا یہ اور کتنا سارا بیان شگفتہ و شغلِ فسر وہ ہوا مرض کیا نہ باقی رہا ضعف تک مری ساتھ کھانا تنا دل کیا کہ چاہی جو آمد اور وقت دعا زہی فیض نام جناب رسول کہ ہی نام حضرت کا آب حیات مسیحائی امت کی بڑھیاں کرین</p>	<p>کر گیا دمیری تیرا حبیب کیا یوں جناب انس نے عیان کہ ناگاہ زندہ وہ مردہ ہوا ہوئی اور کو صحت اور ہایک بیک نہ دم بھر ہی اور سننے تامل کیا یہ در پر وہ اعجاز حضرت کا تھا خدا نے معاً وہ دعا کی قبول نہیں اس میں شک ہی یہ ایان کی بات توجہ جو محبوب بزدان کرین</p>
---	---

معجزہ گو اسی اور وہ رسالتِ نضر

<p>روایات ہیں اور فی مری کثیر بڑی پاک باطن بڑی نیک مرد صفات اور انکی حمد و تحسین عام مٹا لوح ہستی سی نقشِ حیات کہ گہر میں ہوا اور انکی ماتم بپا بہت عورتیں فوجِ خوانِ لاش پہ نہ چلائی اب کوئی بس چپ رہے</p>	<p>یہ راوی ہیں نعمان ابن بشیر کہ انصاری حضرت میں تھی ایک مرد تھی کنیت بن خارجہ زید نام اجل اور انکی جب آئی پائی وفات وہ تھا وقتِ مغرب قریب عشا بھرا تھا عزیز و اقارب سی گھر صدا و فتنہ آئی اور لاش سے</p>
---	---

وہ آواز سنکر موی سب خموش کیا زید نے اس گھڑی یہ کلام بلا ربین خاتم الانبیا یہ کہہ کر کہا سچ ہے قول رسول صحابہ کی پھر اس فی تعریف کی یہ کہہ کر خطاب اوسنی پیروی کیا یہ مضمون جو کہہ کر وہ چکی ہوئے اسی یہی تو اعجاز خاص بنے	لگی سننی ستر مقدم موی ہوئی کہ برحق ہیں بیشک رسول انام بھی لوح محفوظ میں ہے لکھا مگر کہا سچ ہے قول رسول مناسب تھی جو کچھ وہ توصیف کی کہ تجھ پر سلام امی رسول خدا تو مردہ نظر آئی جیسے کے تھے گو اسی رسالت کی مردی دی
--	--

معجزہ برکت دعا حضرت

انس کرتے ہیں حال اپنا بیان ہوئیں حاضر بزم خاص جناب کیا آپ سی اس طرح التماس کہ حضرت کا اٹنے ملازم نہیں وہا کا ہے حضرت کی مہید واد وہا کثرت مال و اولاد کے یہ سنکر موی آپ یوں درفشان انس کو بہت مال و فرزند دی	کہ ہمراہ لیکر مجھے میرے مان رسالت آتے و ثبوت آتے میں اسوقت آئی ہوں حضرت پاس ملازم کا کیا ذکر خادم انس مناسب ہے اسی آئیے کر دگار کرین آپ خادم کے حق میں ابھی کہ امی خالق و رازق انس جان دیا یہی جو کچھ اوس سی وہ چند د
---	--

<p>مرا مال بڑھتا گیا و سب دم ہوا اون سی معصوم و آباد گھر اور اولاد اون سب کی خورد و کستی ہوتی ہی ایسی دولت نصیب بیان جسکا عالم کو مقبول ہے درخان انگور باغ انس</p>	<p>انس کہتی ہیں کہا کی حق کی قسم ہوئی کثرت اولاد کی اسقدر مری بیٹے اور سب مری بیٹیاں گھون میں تو ہوتی ہیں سو قریب یہ بات ابن جوزی سی منقول ہی کہ دو بار پہل لاتی تھی ہر برس</p>
<p>روایت مشتملہ اصابت کے اختصار</p>	
<p>قریشی بنانے لگے سب ہم شکستہ نظر آتی تھی جا بجا نکرتا تھا ایک ایک کا اتباع ہوئی ادسکی تعمیر بالکل تمام وہرین سنگ اسود کو کہتے ہیں ہم نجات پہ تھانا زہر ایک کو لگا ایک سی ایک کرنے لال گزر جانے دو ایک دن ایک آ جو ہو آ ادسکی وہی ہو حکم مقدم گئی سب سے خیر البشر</p>	<p>سنا ہی کہ جب کعبہ محترم کہ سیلاب ادسکی پہلے بنا کبھی جہد کر ہوتی تھی کچھ نزاع یہا تک کہ جب بن چکا وہ مقام لگی بحث کرنی سب اسمین ہم شرافت پہ تھانا زہر ایک کو شرٹ کا تھا اپنے چوئب کو خیال پس از بحث آپسین ٹھہری یہ بات جو کل صبح مسجد میں آئے کہ قدم خدا کی یہ قدرت کہ وقت سحر</p>

<p> بیان حال سارا کیا آپ سے جو کچھ حکم ہو وہ بجا لائیں ہم ہر اک چاہتا تھا مجھے حکم دین کہ کرتی نہتی وہ کسی جا خطا کہ راضی ہوئی سب ہوا دفع شر وہ سنگ ایک چادر میں پہلی دہرو چنا جای وہ جو کہ ہوس سی نیک تو جتنی قریشی ہیں سب اذن میں چلین جانب کعبہ لیکر حجب اوتار دین وہاں اور یہ ہوجین ہم اوٹھانی میں او سکی ہوئی شبہ یک سعادت میں ہر ایک داخل ہوا سو تیرا او سکی یہ ہے بے خلل کروں نصب ہو کر تمہارا وکیل نہیں کچھ وکیل و موکل میں فرق ہوئی مستفیض او سکی رکھنی سی ہی کہ یہ فیصلہ سب کو آیا پسند </p>	<p> قریش آپ کو دیکھ کر خوش ہو کہا آپ اس امر میں ہیں حکم ہر اک کی یہ مرضی کہ مجھے کہیں وہ عقل آپ کو حق فی کی تھی عطا کیا فیصلہ آپ نے طرفہ تر کہا بحث بیجا نہ اس میں کرو قبیلہ یہ جتنی ہیں اون میں سی ایک جب اس طرح چند آدمی چپٹا چکین کہ چادر کو وہ آدمی تمام کر اسی طرح پہونچین قریب حرم کہ لانی میں او سکی ہوئی شبہ یک شرف ایک ساسب کو حاصل ہوا رہا نصب کرنا او سے بر محل کہ تم سب کو و محب کو اپنا وکیل نہ لای کوئی تم میں سے دلیمن ق یہ وہ شکل ہے جس میں سب آدمی قریشی پریشکر ہو سے شاہد </p>
--	--

<p>مخالف تھی جتنی وہ راضی ہوئے رہی اونہیں باقی نہ جنگ و جدل</p>	<p>مٹی جنگ حضرت جو قاضی ہوئے اسی پر کیا سب آخر عمل</p>
<p>مناجات خاص</p>	
<p>ضیا آنکہ کی نور دل کا بڑھے تری طالب اور تیری مطلوب کا مرض یا بلیات کے واسطے معاذ دور ہو جاے برنج و بلا شفا ہونہ و درد کے واسطے بوڑھا پی تک اور نکونہ کوئی غم شفا ہو نہ اس کی ادراق کی کہ ہر شعر نسخہ ہو اکسیر کا نہو مور و شہر و آفات دہر ضرورت سی ساکن ہی برکت کی جناب رسالت کی ہین مجھ ہی رہیں سب بکین شاد و آباد گھر ہمیشہ ہو آگ پانی سے حفظ فلاکت نہ پہنکی کہی او سکے گرد</p>	<p>الہی جو نور تجلی پڑھے کہ ذکر اسمین ہے تیری محبوب کا پڑھیں اسکو جس بات کے واسطے سر دست بر آئے وہ مدعا و دامنو یہ ہر درد کے واسطے جو پڑھ کر گین اسکو لڑکونہ دم بلا دفع ہو اس سی آفاق کی جی اسقدر رنگ تاشیر کا یہ جس شہر میں ہو الہی وہ شہر یہ جس گھر میں ہو اسمین برکت کا بیان اسمین حضرت کی ہین مجھ ہی یہ ادن معجزون کا ہو یا رب اثر مدام آفت آسانی سے حفظ کری صدق نیت سی جو اسکو ورد</p>

<p>جو قیدی پڑی تھی قیدی مہو نجات ملی اسکے قاری کو اجر عظیم</p>	<p>بحق محمد علیہ الصلوٰۃ گنہ بخش دی او سکی سب امی کریم</p>
<p>استدعا مصنف</p>	
<p>جو بندی میں اللہ کی حق شناس کہ جہوت اسے بھر طلب پڑین تو وجہ ہی اول کرین وہ وضو پڑین آپ کی روح پر فاتحہ شریک اوسمین سب انبیاء کو کرین اسی طرح حضرت کے اصحاب کو پھر ان سب کے پیچھے یہ بھی د کرین ماتہ اٹھا کر سوے کبریا خصوصاً وہ عاصی سراپا گناہ وہ تصنیف ہی جسکی یہ مثنوی امیر احمد اوسکا ہی مشہور نام غرض اس طرح جب دعا کر چکیں تب اسکو پڑھیں دعا کے لیے یہ ترتیب بھر اثر شرط ہے</p>	<p>بھی او تکی خدمت میں ہی لباس ورق دو ورق اسکی یا سب پڑین مناسب ہی پر بیٹھنا قبلہ رو کہ ہے شرط بھر اثر فاتحہ ائمہ کو اور اولیاء کو کرین اسی طرح ازواج و احباب کو کہ سوا بارگن کہ پڑھیں یا غفور گنہگار بندہ دن کی حق میں دعا کہ ہر دم ہی اللہ سے عذر خواہ وہ تالیف ہی جسکی یہ مثنوی ہزار آفتون میں گہرا ہی مدام دعا کی سب آداب ادا کر چکیں یہ عنوان نہ چھوٹی خدا کی لیے نہوں اس سی غافل خبر شرط ہی</p>

مناجات عام

<p> خدا یا خدا یا سیہ کار ہوں نہیں کام کی میری جتنی ہین کام رہ رست ہوا ہوا ہر قدم میں سویا کیا صبح ظاہر ہوئی گہری نقطہ پر کار میں ج طرح یہ شب صبح ہوئی کو آتی نہیں نہیں کچھ مرے پاس زرا وافر قضا سر پہ ہے سامنا گور کا جز اندیشہ خام و حرص و راز ہوا خواہ حرص و ہوا ہر نفس جدا ہے کثرت میں تقویٰ ہوا کمی تجکو دھوکا ہوا میں نہیں نہ آئی بھی نیک و بد میں تین زمین سخت ہے آسمان دور غم گور پہلو دبا ہے ہوے جو بھانہ ہے دشمن بھانہ ہے </p>	<p> اے گنہگار ہوں ہوئی عمر جرم و خطا میں تمام خطا ہر نفس کج روی و مبدوم شب عمر غفلت میں آخر ہوئی گناہوں کی گہیرا مجھے اس طرح سیاہی گناہوں کی جاتی نہیں روان قافلہ کیا میں باندہوں گھر نہ زر کا سہارا نہ کچھ زور کا نہ روزہ نہ ہی ٹھیک میری نماز گرفتار جرم و خطا ہر نفس گناہوں کا انبوہ ایسا ہوا جو بعد تجسس ملی بکھے کہیں ہوئی مفت برباد و عسر عزیز کشاکش میں یہ جان رنجو ہے قضا گہات ہر دم لگائی ہوئی جسی دیکھتا ہوں وہ بیگانہ ہی </p>
---	---

<p> عدوہین مری خود مری دست پا ہوا خواہ عدم عزیزا قسریا خلاف طبیعت اگر بات ہو تری ذات بندگی تنہا شریک کرم ای خداوند پیچ و زمین انہی مراتب پہ کچھ حق نہیں مگر تجھ کو کہتی ہیں سب امی کریم مراد و زمخشر نہ خالی ہوتا تہ بھی دیکھی عزت پشیمان نکر سزاوار زلت ہوں میں لا کلام ترا قہر اگر گرم پر خاش ہو مگر تجھے امید ہے یا کریم میں عاصی ترا نام غفار ہے ترا عفو عصیان سی ہمدوش ہی اے بحق رسول کبیر اے باصحاب خیر الورا پے انبیاء پے اولیاء </p>	<p> گواہی یہی دین گے روز جزا یہ سب اپنی مطلب کے ہیں آشنا کسی کو نہ پاسس ملاقات ہو تری شان ہی وحدہ لا شریک تری ذات ہی ارحم الراحمین سزاوار بخشش میں مطلق نہیں لطیف و دود و غفور و رحیم جو دنیا سی اوٹھوں تو ایمان کساتہ دیا ہی جو خلعت تو عریان نکر نہیں عذر کا اس میں کوئی مقام گناہوں کی میری تہ پاداش ہو لڑکین سے سنتا ہوں تجھ کو رحیم نکر فاش پردہ کہ ستار ہے عطا پاش ہی تو خطا پوش ہی اے بحق جناب امیر اے بافضا و شاہ ہدا پے انبیاء و پے اصفیاء </p>
--	--

لنگہا سے ایک جزو ضعیف
 بدن میں ہی رعشا تری خوف سے
 مکر میری جرم و خطا پر نظر
 لرم سی یہ روی سیدہ کس فیہ
 بلاؤں میں تیری طرف دہیان
 دم نزع کلمہ پڑھوں و بدم
 شیا طین اگر اکین جبرہ فتور
 نہ پس لون کڑی نزع میں سہکی میں
 فرشتی جو آئین دم افتضار
 جدا تھو جان تو اس طرح
 خدا تک جو لیجا میں بجان بدن
 پس دفن پیش آے راہیب
 نہ دیوار خانہ نہ نخل وخت
 ذرا ہو جو رحمت کا تیری ظہور
 فرشتی وہ آنکھیں نکالی تھے
 مقام تلاطم مہیا عذاب
 مدد کو عنایت سی اٹھد کو بھیج

حقیر و فقیر و ذلیل و خفیف
 لرزے میں اعضا تری خوف سے
 رہی ایسی لطف و عطا پر نظر
 دکھائی شب یاس صبح مہر
 جو مشکل پڑی مجھ پر آسان ہو
 رمون دین حق پر میں ثابت قدم
 کروں تیغ لاجول سی او کو دو
 سنبھلتا رمون یا علی کہ کی میں
 نہ کانپوں رہی دل مرا استوار
 نکلتی ہی ہوں سی جو طرح
 مری اقربا بعد غسل و کفن
 نہ یاور نہ مہدم میں تنہا غریب
 شب تیرہ و تار منگام سخت
 نہوں استخوان بدن چور چور
 غضب گز آتش سنبھالی ہو
 یہ طاقت ہی میری کہ دون میں
 خدا یا خدا یا محمد کو بھیج

<p> جواب اوندکو وہ میری جا بگین اشاری سی اوکی ہو میری نجات محمد کی فیض قدم سے سعد قیامت میں بھی مشکل آسان کر وہ گرمی وہ دم اہل محشر کی بند قیامت کی سوزش غضب کا تعب ڈری کیون نہ انسان کی کیا بساط موکل او دہر گر ز تو لی ہوے ترا سنا مناسخت ہیبت کی جا وہ میدان ہزار دن برس کا وہ روز دم تیغ پر پانہ ڈر کا محفل تری خوف سی گم رسو کون ہوش سراپا کی سجدہ میں تیری حضور آگے یہ جب پیش ہو مر حلہ میں عاصی نہوں قیدی دام غم عدالت میں میرا گزارہ نہیں جو ہوں وزن اعمال خفت نہوں </p>	<p> زما ہوں بان سی جوئے کہیں گزارہ ہی رحمت میں اتنی ہی بات چمن ہو چمن الہد و الہد گناہوں پہ میری نہ کچھ دہیان کر سوا نیزی پر آفتاب بلند پسینی میں ڈوبی ہوئی خلق سب وہ میزان کی دہشت وہ خوف طر جہنم ادھر نہ کو کھولی ہوے سراپہ سب انبیا اولیا دلون میں طیش آتش خانہ سو سبھا جسی تو وہ جاسی سہل سوا ہی محمد دو عالم خموش زبان پر یہ جاری کرم ای غفور جرس وار نالان ہو ہر قافلہ محمد کا صدقہ کرم کر کرم فقط عفو یا رحم الرحمن مری اہل محشر میں ذلت نہوں </p>
--	---

<p> کہ آسان کروں طی میں راہِ صراط غلامِ محمد ہے یہ سب کہیں کہ ہوں مصطفیٰ کی غلاموں میں رہوں تیری سائی میں پروردگار کہ جنت میں پاؤں مقامِ مہم کہ مان باپ میری عزیز اقرار تری سایہِ مکرمت میں رہیں بسرِ مومری عمرِ حرمت کی سات پہرانا نہ جھکو کہے کو بکو کسی کا نہ محتاج ہوں یا کریم </p>	<p> بچھا ایسی لطف و کرم کی بساط دمِ نیک پر پاؤں قسائم رہیں گزر جاؤں مشکل مقاموں میں شفاعت سی احمد کی بیڑا ہو پار عنایت ہو تیری نبی کی مدد امیرِ سیہ رو کی ہی التجا تری سایہِ عاطفت میں رہیں رہوں زندگی بھر میں غت کی سات اسے تری ماتہ ہے آبرو رہی حاجتوں میں یہ دلِ ستیم </p>
--	--

کئی سہل راہِ حیات و مہم
 برائے محمد علیہ الصلوٰۃ



CALL No. { 1914 PW } ACC. No. D.A.
 AUTHOR 17/1/1950
 TITLE 13/5

1914 PW

D.A.

17/1/1950

Date	No.	Date	No.

RECORDED AT THE TIME



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

